S_2006_10_283_286)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

کے۔ کرونا کرن

بنام

ریاست کیرالہ

6/دسمبر 2006

(ڈاکٹر ارجیت پسیات اور ایس۔ ایچ۔ کپاڈیا، جسٹسز)

ضابطہ فوجداری، 1973 - دفعہ 197 - منظوری کے بغیر مقدمہ چلانا - چیلنج کیا گیا - عدالت عالیہ کی جانب سے منظوری کی ضرورت نہیں کیونکہ نوٹس لینے کے وقت وہ شخص عہدے پر نہیں تھا - کچھ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے بدنیتی اور سیاسی دشمنی کی وجہ سے استغاثہ کے ذریعے استحصال کا اضافی الزام - قرار دیا گیا: نوٹس لینے کی تاریخ کے بارے میں عدالت عالیہ کا فیصلہ جائز ہے - چونکہ بدنیتی کے الزامات کے بارے میں اضافی حقائق سامنے نہیں لائے گئے تھے۔ عدالت عالیہ کے نوٹس میں عدالت عالیہ کو ہدایت دی گئی کہ وہ بدنیتی سے متعلق عرضی پر غور کرے۔

اپیل کنندہ کے خلاف جرم کا نوٹس لیا گیا اور اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ منظوری کی کمی کی بنیاد پر اسی پر سوال اٹھایا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اپیل کنندہ اس عہدے پر نہیں تھا جس کا اس نے مبینہ طور پر غلط استعمال کیا تھا۔

اس عدالت میں دائر اپیل میں درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ استغاثہ بدنیتی اور سیاسی انتقام کا نتیجہ ہے کیونکہ استغاثہ واپس لینے اور استغاثہ کو جاری رکھنے کے حوالے سے مختلف مراحل میں مختلف موقف اپنائے گئے ہیں۔

اپیل نمٹاتے ہوئے عدالت:

فیصلہ: 1. عدالت عالیہ کے حکم کو اس حد تک برقرار رکھا جاتا ہے کہ جب عہدے کا مبینہ طور پر غلط استعمال کیا گیا تھا تو اس کا نوٹس لینے کی تاریخ کی حیثیت کا صحیح فیصلہ کیا گیا ہے۔(286-بی-سی)

2۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کیا بدنیتی اس میں ملوث ہے، اس معاملے میں کچھ عجیب و غریب خصوصیات موجود ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ ریاست استغاثہ کو واپس لینا چاہتی تھی اور نتیجتاً اسے واپس لینے کا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا، اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جب اس معاملے کی سماعت ہوئی تو یہ پہلو عدالت عالیہ کے سامنے نہیں تھے۔ لہٰذا ان عوامل کی مطابقت پر غور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ عدالت عالیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بدنیتی کی درخواست سے متعلق معاملے پر غور کرے جس کے لئے فریقین کو متعلقہ مواد پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی۔(285-اے-بی؛286-بی-سی)

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 801/2003۔

کیرالہ عدالت عالیہ کے 2003-2-19 کے حتمی فیصلے اور حکم سے ایرنا کولم میں مجرمانہ آر۔ پی۔ نمبر 430/2001۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ادے امیش للت، گوروا گروال۔

مدعا علیہ کی طرف سے نوین کمار سنگھ، مکل سود اور ارونیشور گپتا شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

اس اپیل میں جسٹس ڈاکٹر ارجیت پاسایت چیلنج کیرالہ عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے اس فیصلے کے خلاف ہے جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ اپیل کنندہ اپنے عہدے پر نہیں تھا جس کا اس نے مبینہ طور پر غلط استعمال کیا تھا، اس لئے نوٹس لیتے وقت کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی۔

اس اپیل میں بنیادی موقف یہ ہے کہ آر ایس نا ئک بنام اے آر انتولے (1984) 2 ایس سی سی 183 میں بیان کیا گیا نظریہ ہے۔ صحیح اور تازہ نظر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کیے گئے مشاہدات نا قابل قبول ہیں۔ ایک اضافی نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ استغاثہ بدنیتی کا نتیجہ ہے اور مختلف مراحل میں مختلف موقف واضح طور پر اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ اپیل کنندہ کچھ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے ساتھ ذاتی اور سیاسی دشمنی کا شکار ہے۔

دوسری طرف مدعاعلیہ ریاست کے وکیل نے کہا کہ آر ایس نا ئک کے معاملے (سپرا) کے فیصلے کو استغاثہ کا معاملہ نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے علاوہ، اس میں کوئی بدنیتی شامل نہیں ہے. یہ کہا گیا ہے کہ اگر دلائل کی خاطر بھی اسے قبول کیا جاتا ہے لیکن یہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے کہ سیاسی وجوہات موجود ہیں جو کارروائی کو منسوخ کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی ہیں۔ کسی بھی صورت میں، اپیل کنندہ نے الزام کی درخواست کو ثابت کرنے کے لئے جن حالات کی نشاندہی کی ہے ان کا نوٹس نہیں لیا جاسکتا ہے۔

نوٹس کی تاریخ پر صورتحال کے بارے میں اپیل کنندہ کے دلائل کے بنیادی موقف پر تفصیل سے غور کیا گیا ہے اور پرکاش سنگھ بادل کے کیس میں آج (ایس ایل پی (فوجداری) (2004 کے 9640) سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل میں دیا گیا فیصلہ ان کے کیس کو صحیح طور پر قبول کرتا ہے۔ اس سلسلے میں موقف واضح طور پر بے بنیاد ہے۔

لہذا باقی سوال یہ ہے کہ کیا اس میں بدنیتی شامل ہے۔ جیسا کہ پرکاش سنگھ بادل کے معاملے میں نوٹ کیا گیا ہے، اگرچہ اس میں ذاتی یا سیاسی دشمنی کا عنصر موجود ہے، آخر کار یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا الزامات کو ثابت کرنے کے لئے مواد موجود ہے یا نہیں۔ اس لحاظ سے یہ الزام لگانے والے شخص کی ساکھ نہیں ہے بلکہ ایسے مواد کی موجودگی ہے جس کی تحقیقات کی ضرورت ہے۔

اس حد تک، مدعاعلیہ ریاست کے لئے ماہر وکیل درست ہے لیکن اس معاملے میں کچھ عجیب و غریب خصوصیات موجود ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ریاست کے چیف سکریٹری نے 24.11.2005 کو ایک حلف نامہ داخل کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت استغاثہ کو واپس لینا چاہتی ہے اور اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حلف نامہ اختیار کے ساتھ دائر کیا گیا تھا۔حلف نامہ کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

" XX XX

12۔ یہ الزام کہ درخواست گزار تجاویز کو کلیئر کرنے میں کامیاب رہا بغیر کسی بحث کے وزرا کی کونسل کے ذریعے اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔اس معاملے کو وزرا کی کونسل نے منظور کیا تھا۔

13۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس معاہدے کے سلسلے میں کوئی فوجداری ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔چونکہ ریاستی حکومت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہی کسی نجی فریق نے کوئی غیر قانونی فائدہ حاصل کیا،اس لیے فوجداری سازش یا کسی دیگر بے ضابطگی کے الزامات قابل قبول نہیں ہیں۔ان تمام حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے، ریاستی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ خصوصی جج وانکوائری کمشنر،تروانتھاپورم کی عدالت میں درخواست دائر کرے گی تاکہ مقدمہ نمبر CC6/03 میں تمام ملزمان کے خلاف استغاثہ واپس لیا جائے، جو کہ جرم نمبر 1/97/SCT کی بنیاد پر درج چالان کے مطابق انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 13(2) بمع دفعہ 13(1)(d) اور تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت قائم کیا گیا تھا، جیسا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 321 کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔

لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کے بعد ایک اور حلف نامہ داخل کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ استغاثہ کو واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے موقف کی اس تبدیلی کو سیاسی منظرنامے اور حکومت میں موجود لوگوں سے منسوب کیا۔یہ کہا گیا ہے کہ جس شخص نے مداخلت کے لئے درخواست دائر کی تھی جب استغاثہ کو واپس لینے کی تجویز دینے والا سابقہ حلف نامہ داخل کیا گیا تھا وہ ریاست کے موجودہ وزیراعلی ہیں۔درخواست گزار کے وکیل کے مطابق یہ واضح طور پر سیاسی انتقام کا معاملہ ہے۔

دوسری جانب مدعاعلیہ کے وکیل نے کہا کہ جب پہلے درخواست دائر کی گئی تھی تو تمام متعلقہ حقائق پر توجہ نہیں دی گئی تھی۔لہٰذا،خلاصہ یہ ہے کہ موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

جب اس معاملے کی سماعت ہوئی تو یہ پہلو عدالت عالیہ کے سامنے نہیں تھے۔لہذاان عوامل کی مطابقت پرغور نہیں کیا جاسکتا تھا۔

لہٰذا عدالت عالیہ کے حکم کو اس حد تک برقرار رکھتے ہوئے کہ جب عہدے کا مبینہ طور پر غلط استعمال کیا گیا تھا تو اس کا نوٹس لینے کی تاریخ کی حیثیت کا صحیح فیصلہ کیا گیا ہے۔ہم عدالت عالیہ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ بدنیتی کی غرض سے متعلق معاملے پر غور کرے جس کے لئے فریقین کو متعلقہ مواد رکھنے کی منظوری دی جائے گی۔ایسا چھ ہفتوں کی مدت کے اندر کیا جائے گا۔چونکہ یہ معاملہ لمبے عرصے سے زیر التوا ہے،اس لئے ہم عدالت عالیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس تاریخ سے تین ماہ کے اندر اس معاملے کو نمٹادے جس دن فریقین کے ذریعہ اس کے سامنے مواد رکھا جاتا ہے۔ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم نے معاملے کے مذکورہ پہلو پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے۔

اس کے مطابق اپیل نمٹادی جاتی ہے۔

کے کے ٹی۔

اپیل نمٹادی گئی۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار-ایس ایل پی (فوجداری) نمبر 2684 آف 2003۔

جسٹس ڈاکٹر ارجیت پسیات فوجداری اپیل نمبر 801 / 2003 میں کے۔کرونا کرن کے معاملے میں آج دیے گئے فیصلے کی روشنی میں موجودہ درخواست خارج کی جاتی ہے۔

ایس ایل پی کو برطرف کردیا گیا۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document